Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۵ ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ ۹ فتح ۱۳۵۴ہش ۹ دسمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۸۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، عمر میں خاص برکت دے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۹ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔ سردرد سے تو اب آرام ہے مگر ٹانگوں میں بہت کمزوری ہے جس کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتی۔

احباب خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم نواب محمد احمد خانصاحب لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے جرمن نومسلم بھائی مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش کو ۱۳۔ نومبر کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم احمد حسین صاحب سوکیہ آف ماریشس کی نواسی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کا نام عطیۃ النور تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی دراز عمر عطا فرمائے۔ دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد ادریس منیر۔ ربوہ)

مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول اچانک شدید بیمار ہو گئے ہیں اور لائلپور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک محمد اعظم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی نمایاں کامیابی

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طالب علم عزیز طاہر منصور احمد ضلع جھنگ کے ثانوی مدارس کے انگریزی تقاریر کے مقابلہ میں اوّل قرار پائے اور عزیز محمود احمد اشرف ابن مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف اُردو تقریری مقابلہ میں دوم رہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی سکول کے لئے برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی جلد از جلد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبادت دو قسم کی ہے ایک تذلّل و انکسار اور دوسری محبّت و ایثار پر مبنی ہے

حج کی عبادات محبّانِ صادق کے ولولۂ عشق و محبّت کو ظاہر کرتی ہیں

"خانہ کعبہ کا پتھر یعنی حجرِ اسود ایک رُوحانی امر کے لئے نمونہ قائم کیا گیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو نہ خانہ کعبہ بناتا اور نہ اس میں حجرِ اسود رکھتا۔ لیکن چونکہ اس کی عادت ہے کہ رُوحانی امور کے مقابل پر جسمانی امور بھی نمونہ کے طور پر پیدا کر دیتا ہے تا وہ رُوحانی امور پر دلالت کریں۔ اسی عادت کے موافق خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالی گئی۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور عبادت دو قسم کی ہے (۱) ایک تذلّل اور انکسار (۲) دوسری محبّت اور ایثار۔ تذلّل اور انکسار کے لئے نماز کا حکم ہوا جو جسمانی رنگ میں انسان کے ہر ایک عضو کو خشوع و خضوع کی حالت میں ڈالتی ہے ... محبّت کے عالم میں انسانی رُوح ہر وقت اپنے محبُوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبّانِ صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خُدا نے فرمایا کہ دیکھو! یہ میرا گھر ہے اور یہ حجرِ اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اِس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبّت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام پر جسمانی طور پر اس گھر کے گرد گھومتے ہیں ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبّت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا تعالیٰ کے آستانہ کا پتھر تصوّر کر کے بوسہ دیتے ہیں اور یہ جسمانی ولولہ رُوحانی تپش اور محبّت پیدا کر دیتا ہے "

(چشمۂ معرفت)

پبلشر :۔ مسعود احمد + پرنٹر :۔ سید عبدالحی + مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ + مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیٰ

یہ عید ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے تین عظیم الشان نمونوں کی یاد دلاتی ہے

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی مشترک قربانی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں قربانی کا بے نظیر نمونہ

ان قربانیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر خدا کی خاطر مصائب برداشت کئے جائیں تو وہ سکینت و بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش (۲۷ فروری ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (انعام ۱۶۳، ۱۶۴)

پھر فرمایا:۔

آج قربانیوں کی عید ہے

اور اس عید پر لاکھوں شاید کروڑوں جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ اس عید پر بکری، بھیڑ، دُنبے، گائے یا اُونٹ کی قربانی دے کر ہم اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہیں تو ہم نے بہت گھاٹے کا سودا کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا (الحج ۳۸)

ان قربانیوں کے گوشت خدا تک نہیں پہنچتے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اسے کسی چیز کی حاجت نہیں۔ گوشت جس کا کھانے کے ساتھ تعلق، جس کا زبان کی لذت کے ساتھ تعلق، جس کا اس خطرہ کے ساتھ تعلق ہے کہ اگر جسم کو غذا نہ ملے تو کمزوری پیدا ہو جائے گی اس کی اُس ابدی، ازلی اور ساری قوتوں والے خدا کو کیا ضرورت ہے۔

پس یہ قربانیاں ایک یاد ہیں دی جاتی ہیں اور ایک علامت کے طور پر رکھی گئی ہیں۔ جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں قربانیوں کے تین نمونے نظر آتے ہیں پہلے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا نمونہ

ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا دستور رہا ہے جب آپ نے اپنی قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا اور بتوں کی بے بضاعتی اور بے بسی کی طرف توجہ دلا کر انہیں بتوں سے چھڑانے کی کوشش کی تو وہ ناراض ہو گئے کہ ہمارے باپ دادا کے دین میں رخنہ ڈالتا ہے اور ہمارے (فاسد) عقائد کو فاسد کہتا ہے اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔ انہوں نے اپنے فاسدانہ خیالات میں یہ سمجھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے سے، انہیں آگ میں ڈال دینے سے اپنے بتوں کی مدد کی جا سکتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا

حَرِّقُوْہُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِھَتَکُمْ (الانبیاء ۶۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو۔ تو اپنے معبود کی مدد کا یہ نظریہ اُن اقوام میں ہوتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے بھی

اللہ کی مدد کرنے کا ذکر

کیا ہے لیکن تمام علمائے اُمت اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کی جائے وغیرہ۔ ان سے ہمدردی کی جائے۔ انسان ان کے کام آئے۔ بہرحال یہ تو اسلام یا الٰہی جماعتوں کا نظریہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا نظریہ یہ تھا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امتحان کو جو ان کی زندگی میں بڑا سخت تھا (نیز دوسرے ابتلاؤں کو بھی) اللہ تعالیٰ کی خاطر اُس کی رضا کے حصول کے لئے بشاشت، کے ساتھ اور سکونِ قلب اور سینے کی ٹھنڈک کے ساتھ برداشت کیا اور اس یقین کے ساتھ برداشت کیا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ ہو سلامت اور کامیاب وہی رہا کرتا ہے۔ چنانچہ جب آپ کے دشمنوں نے آپ کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو کہا کہ

بَرْدًا وَّسَلٰمًا (الانبیاء ۷۰)

یعنی حکم ہوا کہ یہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احساسات میں دُکھ کی آگ نہ پیدا کرے بلکہ خوشی اور سکینت اور بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرے۔ تو "بَرْدًا" کا معجزہ احساس سے تعلق رکھتا ہے (اور "سَلٰمًا" کا معجزہ جسم سے تعلق رکھتا ہے) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تکالیف کیوں پہنچتی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اُن سے جا کر پوچھو کہ خدا کی راہ میں انہیں جو پہنچتا ہے جسے تم تکالیف، دُکھ اور مصائب اور ایذاء سمجھتے ہو آیا وہ بھی ان چیزوں کو تکالیف، مصائب اور ایذاء سمجھتے ہیں یا بڑی لذت اور سرور پہنچانے والی چیزیں سمجھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ نے ہمیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال

میں یہ بتایا کہ جو حقیقتاً خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے اور اس کی عظمت اور اس کے جلال اور احسان اور اس کی توحید اور اس کی رحمت اور اس کی رأفت کے جلوے دیکھنے والے ہیں وہ ان دُکھوں کو دُکھ نہیں سمجھتے اُن آگوں کو آگ نہیں سمجھتے یہ آگ اُن کی بلکہ اُن کے غلاموں کی غلام ہو جاتی ہے۔ وہ ان دُکھوں کو، اس آگ کو بَرْدًا ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مَیں تیرے ذریعہ سے دُنیا پر یہ ثابت کر دوں گا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو وہ تباہ نہیں ہؤا کرتا وہ سلامتی کا وارث ہوتا ہے وہ خدائے سلام سے سلامتی کو حاصل کرتا ہے۔ اُس کو ہلاکت کے چشمے اور شیطان کے منبعے ہلاک نہیں کر سکتے۔

پس ایک قربانی جس کا تقوٰی آسمان تک پہنچا، جسے خدا نے قبول کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی تھی اور قرآن کریم نے ہمیں اِس مثال میں بتایا کہ جو قربانیاں قبول ہو جاتی ہیں جو تقوٰی کی رُو سے زندہ ہوتی ہیں وہ خدا کو محبوب ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں

دو۲ معجزے

دکھاتا ہے ایک دُنیا کے دُکھوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور وہ خوشی کا اور لذّت اور مسرّت کا موجب بنتے ہیں ایذاء کا موجب نہیں بنتے اور دوسرا معجزہ یہ دکھاتا ہے کہ ساری دُنیا جلانے، مارنے، پیٹنے، ہلاک کرنے اور مٹا دینے پر تُلی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی یہ آواز فضاؤں میں گونج رہی ہوتی ہے کہ یہ وہ قوم ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنی سلامتی کو نازل کرتا ہے۔ پس ایک تو دشمن کا منصوبہ جو مٹانے کے لئے کیا جاتا ہے برد ہو جاتا ہے اور دوسرے وہ سلامتی بن جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کے نتیجہ میں دو۲ معجزے دکھاتا ہے جنہیں وہ قبول کر لیتا ہے جیسا کہ مَیں نے ابھی کہا کہ جو تقوٰی کی رُوح سے زندہ ہوتے ہیں۔

قربانی یہ ابتدائی نمونہ اُسوہ کے طور پر ہمارے سامنے رکھ رہی ہے۔ دوسری قربانی جو اُسوہ کے طور پر رکھی گئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی باہمی قربانی تھی کہ

ایک رؤیا میں دکھایا گیا

کہ ایک عظیم قربانی لینا چاہتا ہوں اور تیرا امتحان یہ ہے کہ آیا اگلی نسل کو اس رنگ میں تربیت دی ہے کہ وہ اس قربانی کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ برداشت کرے۔ چنانچہ بعض کے نزدیک وہ ظاہری طور پر خواب پوری کرنے لگے اور بعض کے نزدیک وہ محض تعبیراً پوری ہوئی۔ بہرحال جو اس کی تعبیر تھی وہ یہی تھی کہ خدا کی راہ میں بظاہر موت کو قبول کرنا اور خدا کی راہ میں بظاہر موت میں اپنے پیارے بچے کو پھینک دینا۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ مَیں یہ قربانی لینا چاہتا ہوں تیری آزمائش ہو چکی اور تُو ہماری رحمتوں کا وارث بن گیا۔ اب ایک آزمائش اور ہے کہ آیا تیری تربیت صحیح ہے یا نہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی دے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میری راہ میں قربانی دیں ورنہ اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بیچ میں حصّہ نہ ہوتا تو زبردستی پکڑ کے ذبح کر دیتے لیکن انہوں نے اس طرح نہیں کیا بلکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اِس طرح مَیں نے خواب دیکھی ہے آیا تو یہ قربانی دینے کے لئے راضی ہے؟ تو ان کا فوری طور پر بے تکلّف جواب یہ تھا

اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (الصّٰفّٰت ۱۰۳)

اللہ کا جو حکم ہے وہ کرو

سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (الصّٰفّٰت ۱۰۳)

خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے تُو مجھے صابر نوجوانوں میں پائے گا

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں وہ قربانی لی اس سے ایک داغ بیل ڈالی گئی ایک بہت عظیم قربانی کی جس کا مکّہ کے ساتھ تعلق تھا اُن کو اس وقت

بے آب و گیاہ صحرا میں

اکیلے چھوڑ دینے کا حکم ہؤا۔ کعبہ کی عمارت کے آثار مٹ چکے تھے۔ بنیادیں ریت میں دبی ہوئی تھیں۔ نہ وہاں پانی تھا نہ کھانے کی کوئی چیز تھی۔ تھوڑا سا راشن دیا اور ان کو کہا خدا کا حکم ہے یہاں ٹھہر جاؤ۔ خدا کے حکم سے آپ چلے گئے تب خدا تعالیٰ نے اس اجتماعی قربانی کو قبول کیا اور نہ صرف اِس دُنیا کی زندگی کے سامان پیدا کئے بلکہ اس قربانی کے نتیجہ میں اُس عظیم انسان کو پیدا کیا جس نے ساری دُنیا کی رُوحانی زندگی کے سامان پیدا کر دئے اور در اصل یہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم قربانیوں کی طرف اشارہ تھا کہ قربانی لے کر وہاں اُس جگہ پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو آباد کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کو پہلے دن یہ سبق دیا کہ تم نے اپنی آنے والی نسل کی صحیح تربیت کرنی ہے تمہاری قربانیاں تبھی مقبول ہوں گی جب اگلی نسل کی تربیت کی ذمہ داری بھی تم نبا ہو گے اور اگلی نسل بھی اسی طرح بشاشت کے ساتھ علیٰ وجہ البصیرت اور خدا تعالیٰ پر پُورا وثوق اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ سلامتی پیدا کرتا ہے اس کی راہ میں ایثار کے نمونے دکھائے گی۔ ان قربانیوں کے بعد اللہ عزّ وجلّ قوم کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا۔ افراد کی زندگیاں تو قربان ہو جاتی ہیں مسلمان بڑے فخر کے ساتھ شہید ہوتے ہیں لیکن یہ دُکھ اور یہ مصائب اسلام اور اُمّتِ مسلمہ کی ہلاکت کے لئے نہیں آتے۔

تیسری قربانی

جو اس سلسلہ میں عظیم تر قربانی ہے وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ آپؐ کی بعثت کے وقت مکّہ معظمہ اگرچہ ظاہری طور پر آباد تھا۔ وہاں مکانات بھی بنے ہوئے تھے۔ وہاں بظاہر انسان بھی رہتے تھے لیکن حقیقتاً وہاں انسان کی آبادی نہ تھی کیونکہ انسانیت ان کے اندر پائی نہیں جاتی تھی اور وہ انسان جس کا تعلق اپنے پیدا کرنے والے رب سے ہونا چاہیئے وہ انسان وہاں کوئی نہ تھا۔ تو اس جنگل میں (رُوحانی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ بے آباد جنگل ہے) گو مادی اور دُنیوی آنکھ یہ دیکھ رہی تھی کہ لوگ آباد ہیں مگر جس کا داؤ چلتا ہے جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں اور ہر قسم کے فساد کے اندر مُبتلا ہیں اور ہر قسم کی صلاحیّت سے وہ محروم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس غیر آباد مقام پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ غیر آباد اِس معنے میں کہ رُوحانی طور پر وہ غیر آباد تھا۔ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وہاں آباد کیا گیا تو ممکن تھا کہ کوئی قافلہ راہ بھٹک کے ہی وہاں آ جاتا اور ان کے پانی کا انتظام ہو جاتا اور کھانے کا انتظام ہو جاتا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وہ جگہ تھی جہاں جو بھٹکے ہوئے تھے وہ پانی اور کھانے کا انتظام نہیں کر رہے تھے بلکہ پانی

روکنے اور کھانا بند کرنے کا انتظام کر رہے تھے جیسا کہ مَیں ابھی مختصراً بتاؤں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے

آپؐ نے مکّہ کے لوگوں کے حالات دیکھے رُوحانیت سے اُن کا بُعد دیکھا۔ اللہ تعالیٰ سے ان کی دُوری دیکھی۔ بُتوں کا اُنہیں غلام پایا۔ فطرتیں ان کی مسخ پائیں تو شروع میں آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق خفیہ تبلیغ کی۔ تبلیغ کا اعلان نہیں کیا بلکہ جو دوست تھے، واقف تھے، رشتہ دار تھے، جن کے ساتھ تعلق تھا انہیں سمجھانا شروع کیا کہ بُتوں کی پرستش چھوڑ دینی چاہیئے اور اللہ تعالےٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی پرستش کرنی چاہیئے اور یہ عرصہ تھوڑا نہیں بلکہ تین سال کا لمبا عرصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مکّی زندگی کا قریباً ۱۸-۲۰ فیصد زمانہ ہے جس میں یہ خفیہ تبلیغ رہی ہے اور اس عرصہ میں چند ایک مسلمان ہو گئے جو اُنگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ مَیں آپ کو اس چیز کی طرف توجہ نہیں دلا رہا کہ وہ خفیہ تبلیغ کا زمانہ تھا بلکہ مَیں اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے ظالم لوگ تھے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خداداد نورِ فراست سے اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر آج اعلانیہ اور کُھل کے تبلیغ کی گئی تو یہ لوگ پُوری کوشش کریں گے کہ اسلام کو مٹا دیں اور اس وقت تک چونکہ چند ہی ساتھی تھے اور ان کی تربیت بھی آپؐ کے پروں کے نیچے ایک وقت کے بعد مکمل ہوئی تھی ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی اور جو اصل مقصد

اسلام کی ترقّی

اور ساری دُنیا میں پھیلانے کا ہے اسے بہت زبردست خطرہ پیش آئے گا یہ خطرہ کامل اور حقیقی تربیت سے قبل مول نہیں لینا چاہیئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایسا کیا۔ پس اس قسم کے ظالم لوگ تھے وہ۔ پھر تین سال جب گذر گئے اور آپؐ کے ساتھی آپؐ کی تربیت حاصل کر چکے۔ نیز خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اُن منکروں میں سے بھی بہت سوں کے دِلوں کے زنگ کو اُن رُوحانی اثرات اور قوّتِ قُدسی کے نتیجہ میں جو اللہ تعالیٰ اپنے ماموریا عبد کے ذریعہ پیدا کر دیتا ہے دھونا شروع کیا اور کئی ایک دل نسبتاً نرم ہو گئے تو اللہ کے حکم سے کُھل کے تبلیغ کی جانے لگی۔

پھر تین سال کے قریب مکّی زندگی کا ایک ایسا دَور ہے جس میں کُھلی تبلیغ اور بڑی شدید مخالفت ہوئی۔ اب یہ

قُربانی کا تیسرا نمونہ

ہے جو کامل اُسوہ حسنہ ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ کامل اُسوہ ہے اور آپؐ کی تربیت اُمّتِ مسلمہ کے لئے ایک کامل نمونہ ہے کہ کس رنگ میں آپؐ نے تربیت کی چنانچہ یہ تربیت ان تکالیف اور مصائب کو دیکھ کر ظاہر ہوتی ہے جو آپؐ کے صحابہؓ کو سہنے پڑے اور جس قسم کی سخت زندگی میں سے اُن کو گذرنا پڑا یہ واقعات بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت کامیاب اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت تھی۔ یہ تین سال گذر گئے۔

پھر جب مشرکینِ مکّہ کو اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے نہ ان سے کوئی رشتہ کرے نہ کلام کرے۔ نہ کوئی تعلق رکھے۔ نہ ان کو کھانے پینے کے لئے کچھ دیا جائے۔ جہاں تک حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو بے آب و گیاہ صحرا میں آباد کرنے کا تعلق تھا۔ ہو سکتا تھا کہ اللہ کے فضل سے کوئی قافلہ آجاتا اور غذا دے دیتا۔ ان کے کھانے پینے کا انتظام تو نہیں تھا۔ کیونکہ چند دن کی خوراک تھی لیکن پانی اور کھانے کے راستے بند نہیں تھے۔ یہی راستے تھے جو کُھلے۔ ایک زمین کا راستہ تھا اور ایک آسمان کا راستہ تھا یعنی فرشتوں نے قافلوں سے کہا کہ وہاں جاؤ۔ صحرا میں پانی پیدا کر دیا کہ ان کے جذب کا موجب بن جائے لیکن یہاں نہ صرف یہ کہ کھانے پینے کا سامان نہیں تھا بلکہ دروازوں پر پہرے تھے اور اتنا سخت محاصرہ تھا اور اتنی سخت تنگی تھی صحابہؓ کو اور ان کے ساتھ ان کے ایسے رشتہ داروں کو جو آپ کا ساتھ دیتے تھے اگرچہ ایمان نہیں لائے تھے کہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ

بُھوک کی وجہ سے

ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ ایک دفعہ ایک چیز پر میرا پاؤں پڑا اور مَیں نے محسوس کیا کہ یہ نرم سی چیز ہے۔ رات کا وقت تھا۔ اندھیرے میں مَیں نے اسے اُٹھایا اور کھا گیا۔ جب بتاتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے آج تک پتہ نہیں کہ وہ تھی کیا چیز۔

ایک اور بڑے بزرگ صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً وہاں ایک سُوکھا ہؤا پُرانا چمڑہ مِل گیا مَیں اس کو لے گیا اور اچھی طرح صاف کیا دھویا، اُبالا اور نرم کر کے کئی دن تک یہ میری ضیافت تھی۔ مَیں اس پر گذارہ کرتا رہا۔ اس قسم کی شدید بُھوک اور پیاس کی تکلیف میں سے وہ گذر رہے تھے اور صرف پانچ یا سات دن کے لئے نہیں بلکہ قریباً ڈھائی تین سال یہ محاصرہ رہا اور اس قسم کی تنگی رہی اور ہمارے محبوب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عجب شان

ہے اور آپؐ کی قوّتِ قدسیہ کا عجیب اثر ہے کہ اتنا لمبا عرصہ تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ایک شخص نے بھی ارتداد اختیار نہیں کیا بلکہ وہ سب کے سب مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب پر، اپنے دین پر قائم رہے پھر خدا تعالیٰ نے اس آزمائش کے بعد جس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دُنیا کے لئے ایک نمونہ بنے اور تربیت میں بھی ایک نمونہ بنے اور آپ کے صحابہؓ نے دُنیا کو نہایت شاندار قربانیوں کا نمونہ دکھایا۔ خدا تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دئے کہ ان کفار میں سے ہی جنہوں نے یہ محاصرہ اور بائیکاٹ کیا تھا کچھ لوگ اس کے خلاف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک معجزہ دکھایا اُن کے دل اس معاملہ میں نرم کر دئے اور محاصرہ اُٹھ گیا۔

پھر جب کچھ آزادی ملی تو ایک دن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہؤا کہ مکّہ والوں کو مَیں نے پیغامِ حق سُنایا ہے کچھ نے قبول کیا ہے باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہرحال ساری دُنیا کے لئے جو مذہب ہے اس کی اشاعت اب مکّہ سے باہر بھی کرنی چاہیئے۔

آپ طائف چلے گئے

اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے لیکن ان سخت دل بدقسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ بعض نے خاموشی اختیار کی لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا اور جب ان لوگوں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر کہ یہ میری بات نہیں سنتے آپ واپس ہوئے تو انہوں نے طائف کے بچوں اور اوباش قسم کے لوگوں کو کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو۔ چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ۔ کیونکہ راستہ کا تو مجھے علم نہیں اگر راستہ مشکل ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے سہل ہو تو جلدی طے ہو جاتا ہے بہرحال ۴۵ منٹ میں طے ہوا ہوگا۔ تین میل تک یہ لوگ آپ کو گالیاں دیتے اور آپ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہو لئے اور آپ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلود ہو گیا تھا اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبی نے اور اس کے محبوب نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی راہ میں قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ

پیش کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے بھی کہا کہ پاک بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیدا کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے میں نے انسان کو پیدا کیا۔ اُس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے خدا! تو اس دنیا میں فسادی اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے یعنی ایک ایسا سلسلہ ہوگا جس میں فساد ہی ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں آؤ آج تمہیں بتاؤں کہ میرے علم میں کیا تھا۔ تم سمجھتے تھے کہ فساد کرنے والے اور خون کرنے والے انسان اس دنیا پر پیدا کئے جا رہے ہیں لیکن جس انسان کو میں پیدا کرنا چاہتا تھا اس کو آج جا کے آزما لو اور دیکھو! کیا وہ فساد پیدا کرنے والا یا خون کرنے والا ہے۔

چنانچہ فرشتے سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور آپ سے کہو طائف والوں نے آپ کو بہت دُکھ دیا جب آپ شہر کو چھوڑ کے جا رہے تھے۔ اس وقت بھی آپ کو نہیں چھوڑا اور ناسمجھ اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا جنہوں نے تین میل تک آپ کو گندی گالیاں دیں۔ پتھراؤ کیا، سارا جسم خون خون ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑیاں ہیں اُن کو ان کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے۔ تب مقصد حیات (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا کہ یہ پہاڑیاں ان پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کئے جائیں گے کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ بھی پیدا ہونگے جو اپنے رب کی شناخت کرنے لگیں گے اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لئے نمونہ بنے۔

دو طرح کا نمونہ

ایک یہ کہ اگر ہمیں اللہ کی راہ میں قربانیاں دینا پڑیں اور مصائب برداشت کرنے پڑیں تو جس طرح میں نے برداشت کئے ہیں اسی طرح اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تم بھی خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب کو برداشت کرنا اور دوسرے اس رنگ میں نمونہ کہ ہر نسل اگلی نسل کی تربیت اس رنگ میں کرے کہ وہ اُسوہ نبوی کی پیروی کرنے والی ہو اور خدا کی رضا کی جستجو میں دنیا کی ذلتوں اور دنیا کی حقارتوں اور دنیا کی ایذا رسانیوں اور دنیا کے پتھراؤ کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

یہ اسوہ اور نمونہ ہے جو دنیا کے سامنے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے پیش کیا اور اپنے اور بیگانے اس پر حیران بھی ہوئے اور اس کی تعریف بھی کی لیکن دنیا ان بیوقوفوں اور اوباشوں کی سنت کی تو اتباع کرنے کے لئے بڑی جلدی تیار ہو جاتی ہے جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور آپ پر پتھراؤ کئے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کی طرف متوجہ نہیں ہوتی

اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے

اور قربانی کی حقیقی روح کو وہ سمجھنے لگیں اور خدا تعالیٰ سب دنیا کو تمام انسانوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چل کر خدا تعالیٰ کے محبوب بن جائیں اور اس کے حضور ایسی قربانیاں پیش کریں جو مقبول ہوں۔ اور جن کے نتیجہ میں

بَرْدًا وَّسَلَامًا

کے حالات پیدا ہو جائیں یعنی ان دکھوں کو وہ کوئی دکھ نہ سمجھیں اور اس پختہ یقین پر قائم ہوں کہ ساری دنیا مل کے بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو مٹا نہیں سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے راحت بخش خنک سایہ تلے جمع کر دے۔ آمین۔

(الفضل ۲۳ر شہادت ۱۳۴۲ہش)

نعتیہ مشاعرہ کے سلسلہ میں ایک اعلان

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ۲۰ر دسمبر ۷۵ء کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا میں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر نگرانی نعتیہ مشاعرہ منعقد ہو رہا ہے

اس مشاعرہ کی صدارت محترم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر لائلپوری فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس مشاعرہ کے جنرل سیکرٹری محترم چوہدری شبیر احمد صاحب واقف زندگی ہیں اور سٹیج سیکرٹری محترم مولوی نسیم سیفی صاحب ہوں گے۔

یہ مشاعرہ پورے اسلامی آداب کے ساتھ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ (تعلیم القرآن)

درخواست دعا

خاکسار کے خسر مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار گکھڑوال چوبارے کی سیڑھیوں سے گر گئے تھے جس کی وجہ سے ان کی بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے ٹانگ پر پلاسٹر چڑھا دیا گیا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے

(عبد المجید وارنٹ آفیسر ریٹائرڈ (ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس -/۲۴ روپے اکسیر اولاد نرینہ اولادِ نرینہ کے لیئے قیمت -/۲۵ روپے زد جام عشق طاقت کی دوا قیمت -/۴۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۳۴

تعلیم الاسلام ہائی سکول نے ضلع جھنگ کے ٹورنامنٹ میں

آل راونڈ چیمپئن شپ جیت لی!

امسال ثانوی مدارس کے درمیان منعقدہ ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے آل راؤنڈ چیمپئن شپ جیت لی۔ الحمد للہ۔

اس ٹورنامنٹ میں سکول کی ٹیم اتھلیٹکس میں اوّل قرار پائی نیز باسکٹ بال میں اسلامیہ ہائی سکول جھنگ کو ۲۲ کے مقابلہ میں ۶۲ سے ہرا دیا اور اپنا سابقہ اعزاز برقرار رکھا۔ ہاکی میں سکول کی ٹیم نے دوم پوزیشن حاصل کی۔

گولہ پھینکنا :-	اوّل	مبارک احمد گھمن
	دوم	ناصر الدین خالد
نیزہ پھینکنا :-	اوّل	مبارک احمد گھمن
		(انہوں نے ۱۰۸ فٹ پھینک کر سابقہ ریکارڈ توڑ دیا)
تھالی پھینکنا :-	اوّل	مبارک احمد گھمن
چار سو میٹر دوڑ :-	دوم	حافظ محمود احمد
ریلے ریس ۴×۱۰۰ :-	اوّل	ٹیم (طاہر حسین۔ حافظ محمود احمد۔ فہیم احمد۔ سرفراز احمد)
۱۵۰۰ میٹر دوڑ :-	دوم	حافظ محمود احمد
۸۰۰ میٹر "	دوم	حافظ محمود احمد

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

درخواست دعا

میری لڑکی رضیہ سلطانہ کا اپریشن کامیاب ہوا لیکن کمزور بہت ہے احباب شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد یعقوب ننگلی۔ اڈہ کھرڑیانوالہ ضلع لائلپور)

یہ کپڑے کس کے ہیں؟

ایک عدد کپڑے کا جوڑا جو کہ بالکل نیا ہے سڑک پر سے گرا ہوا ملا ہے جس کسی کا ہو نشانی بتا کر لے جائے۔

محمد عمر بشیر احمد
کاشانہ احسان
دار الرحمت شرقی ربوہ

بچوں کی تربیت کا آسان اور موثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں رسالہ "تشحیذ الاذہان" پڑھنے کے لئے دیجئے!

یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے۔

سالانہ قیمت صرف دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ہڈیوں کے ڈھانچوں پر

گوشت پوست چڑھانے والی دوا: یونو الفلفا ٹانک -/۵
کمزور بچوں کو صحت مند بنانے کیلئے: یونو بے بی ٹانک -/۴
چھائیاں دور کرنے کے لئے: رفیلین (کھانے کی دوا) -/۶
لیکوریا کی کامیاب دوا: لیکوری -/۴
دل کی امراض کیلئے آبحیات: یونو گولڈ ڈراپس -/۴

شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ۔ شیٹ بستر۔ فرشی دریاں۔ کھیس۔ تولیے۔ جائے نماز۔ تھوک و پرچون مل سکتے ہیں

ندیم ٹیکسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر۔ امین پور بازار
لائل پور

قاعدہ یسّرنا القرآن

مصنفہ پیر منظور محمد صاحب

اس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدہ کے ذریعہ بچے نہایت آسانی اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔

تاجروں کو خصوصی رعایت

ملنے کا پتہ
مکتبہ یسّرنا القرآن ربوہ

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے نیز اس کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہیئے۔ (مینجر)

خارشی

پرانی سے پرانی تر اور خشک خارش کے لیئے صرف تین روز میں۔ آزمائش شرط ہے! قیمت چھ روپے فی ڈبیہ اور خوراکی -/۳ روپے

مصفّی چہرہ

منہ کے داغ۔ مہاسے کیل اور چھائیوں کے لیئے لگاتار استعمال سے چیچک کے داغ بھی دور کرتی ہے۔ چہرہ ملائم، صاف اور سرخ ہوجاتا ہے قیمت چار روپے فی ڈبیہ

صدر دواخانہ۔ دار الصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔ یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!

★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل
لاہور

گوجرانوالہ کا
مشہور دواخانہ

جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مشہور شاگرد حکیم نظام جان صاحب کے فرزند حکیم عبد الحمید کی زیر نگرانی خدمت انسانیت میں مصروف ہے، حالاتِ زمانہ سے مجبور ہو کر اپنی بعض ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کر رہا ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ تک موجودہ قیمتوں کو ہی برقرار رکھنے کی کوشش کی جائیگی۔

خط و کتابت کے لئے پتہ:-
حکیم عبد الحمید مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

ربوہ کے دو مشہور تحفے

ہاضمون

پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم
قیمت فی شیشی: نصف پاؤ -/۴ روپے

سرمہ مسیحائی

امراض چشم کا واحد علاج
قیمت فی شیشی ایک روپیہ دو روپے

دواخانہ حضرت ہاضمون ربوہ بالمقابل ایوان محمود

حبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۴ روپے دوائی فضل الٰہی اولادِ نرینہ کے لیئے کورس -/۲۵ روپے زد جام عشق طاقت کی جنرل ٹانک کورس -/۳۵ روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ کے ضروری مسائل

دار الافتاء ربوہ

اسلام نے مسلمانوں کے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ ایک عید الفطر ہے جو رمضان کے گذرنے پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ دوسری حج کے دوسرے دن دسویں ذی الحج کو آتی ہے اس کا نام عید الاضحیہ یعنی قربانیوں کی عید ہے۔ یہ بڑی عید کے نام سے بھی مشہور ہے اس روز حج کی خوشی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں دنیا بھر کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں قربانیاں پیش کرتے ہیں اور حسب استطاعت خوشیاں مناتے ہیں۔

نماز عید کی تیاری اس سے بھی زیادہ اہتمام سے ہونی چاہیئے جتنی کہ جمعہ کے لئے تیاری کی جاتی ہے اس دن غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے جائیں اور خوشبو استعمال کی جائے یہ کوشش کرنی چاہیے کہ انسان اس دن صاف ستھرا اور خوش باش نظر آئے حسب توفیق اچھا کھانا پکایا جائے۔ عید الاضحیہ میں بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کے بعد کچھ کھایا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا۔

عید کی نماز اگر کھلے میدان میں ادا کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ دینی مظاہرہ کے علاوہ اس میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس سے جگہ کی تنگی کا سوال حل ہو جاتا ہے تاہم بڑی مسجد کے اندر نماز ادا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

نماز کا وقت نیزہ بھر سورج اوپر آ جانے سے لے کر زوال آفتاب تک رہتا ہے لیکن جلد نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے اگر کسی وجہ سے پہلے دن اس وقت میں نماز پڑھی جا سکے تو عید الاضحیہ کے دوسرے یا تیسرے دن تک اس وقت میں یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

عید کی نماز سنت موکدہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں۔ بلکہ عیدگاہ میں وہ عورتیں بھی آئیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھنی گو وہ نماز میں شامل نہ ہوں گی۔ لیکن خطبہ سننے اور دوسری دعاؤں میں حصہ لیں گی۔ یہ نماز صرف جماعت کے ساتھ ہو سکتی ہے اکیلے پڑھنا جائز نہیں۔ اور نہ ہی ایک عیدگاہ میں دوسری بار جائز ہے۔ ایک جگہ میں ایک ہی دفعہ نماز عید ہو گی۔ جو شخص التحیات میں سلام سے پہلے امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جاتے اس کی نماز عید ہو جائے گی۔ امام کے سلام کے بعد وہ اٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان میں حسب دستور تکبیریں بھی کہے۔

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی اس کے پڑھنے کا یہ طریق ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر سات تکبیریں کہی جائیں۔ امام بلند آواز سے اللہ اکبر کہے گا اور مقتدی آہستہ۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک بلند کر کے نیچے چھوڑ دیئے جائیں۔ ساتویں تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں اور امام قرأت شروع کر دے پھر دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے اسی طرح پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔

اگر امام بھول جائے اور یہ تکبیریں نہ کہے تو اس غلطی کے تدارک کے لئے سجدہ سہو کرنا ضروری ہو گا۔ لیکن اگر تکبیروں کی گنتی میں فرق پڑ جائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں نماز کے بعد امام عید کا خطبہ پڑھے گا یہ خطبہ جمعہ کے خطبہ کی طرح دو حصوں میں پڑھا جاتا ہے۔ دونوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا چاہیئے لیکن اگر ایک ہی دفعہ دونوں خطبے پڑھ دیئے جائیں تب بھی جائز ہے۔

خطبہ چونکہ نماز عید کا ایک حصہ ہے اسلئے اس کا سننا ضروری ہے اور مقتدیوں کو سنے بغیر نہیں جانا چاہیئے خطبہ کے اختتام پر دعا کے بعد گھر جانا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ میدان عید سے واپسی کے وقت آپ دوسرا راستہ اختیار فرماتے۔ غالباً اس میں یہ حکمت ہے کہ چونکہ کسی قوم کا اجتماع یا تعداد اسکی شان و شوکت کے اظہار کا موجب ہوتا ہے اسلئے جب مسلمان نماز عید کے لئے ایک راستہ سے جائیں گے اور دوسرے راستہ سے واپس آئیں گے تو زیادہ لوگ انہیں دیکھ سکیں گے۔

عید الاضحیہ کی نماز کے لئے جاتے اور واپس آتے ہوئے تکبیریں کہنی چاہئیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زینوا اعیادکم بالتکبیر کہ اپنی عیدوں کو تکبیروں سے زینت دو۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ
واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد

یہ تکبیریں نویں ذی الحج کی صبح سے لے کر تیرھویں کی عصر یعنی یوم الحج اور ایام تشریق میں نماز با جماعت کے بعد امام اور مقتدی سب بلند آواز سے کہیں۔ عید الاضحیہ کی نماز کے بعد بھی تین دفعہ یہ تکبیر کہی جائے اس کے علاوہ ان دنوں میں دوسرے اوقات میں بھی تکبیر تحمید کرتے رہنا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسرے سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیریں کہتے۔ کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔ جیسا کہ اس عید کے نام سے ظاہر ہے یہ قربانیوں کی عید ہے اس موقعہ پر قربانی سنت موکدہ ہے۔ جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو ضرور دے۔ قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ اگر مغز سلامت ہو اور خول اوپر سے اتر گیا ہو۔ تو حرج نہیں اسی طرح کان کٹا نہ ہو۔ لیکن اگر اوپر سے تھوڑا سا کٹا ہوا ہو۔ جیسے لوگ خوبصورتی کے لئے کر دیتے ہیں تو جائز ہے۔

قربانی دینے کے لئے بکرے چھترے کی عمر ایک سال اور دنبہ کی کم از کم چھ ماہ ہونی چاہیئے۔ بشرطیکہ اچھے پلے ہوئے جانور ہوں دبلے اور لاغر نہ ہوں گائے کی عمر دو سال اور اونٹ کی پانچ سال ہونی چاہیئے

ایک خاندان کی طرف سے ایک بکرے یا دنبے کی قربانی کافی ہوتی ہے لیکن اگر کسی میں وسعت ہو تو زیادہ جانور بھی ذبح کئے جا سکتے ہیں

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اس میں اپنے کنبے کو بھی شامل کر سکتا ہے۔ گائے یا اونٹ میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے کہ ایک حصہ ایک خاندان کے لئے کافی ہوتا ہے

اگر کوئی شخص غرباء کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو یہ بھی موجب ثواب ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی دیا کرتے تھے۔

جس شخص نے قربانی دینی ہو اسے چاہیئے کہ ذی الحج کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ بنوائے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق یہی تھا۔

قربانی نماز عید ادا کرنے کے بعد کرنی چاہیئے اس سے پہلے ذبح کیا ہوا جانور قربانی شمار نہ ہو گا۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ۱۲ ذی الحجہ کو ختم ہوتا ہے۔ بعض ائمہ کے نزدیک ۱۳ تاریخ کی عصر تک بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور کچھ اور بزرگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر انسان سفر پر ہو یا کوئی اور مشکل درپیش ہو اور وقت مقررہ پر قربانی نہ ہو سکے تو ذی الحجہ کے سارے مہینہ میں ہو سکتی ہے۔

قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں اگر کوئی کسی دوسرے سے ذبح کروائے تب بھی قربانی ہو جاتی ہے تاہم اگر کوئی خاص عذر نہ ہو تو خود ذبح کرنا بہتر ہے۔

قربانی کے گوشت کے استعمال اور تقسیم پر کوئی پابندی نہیں جس طرح چاہیں استعمال کریں خود کھائیں دوسروں کو دیں اور غرباء میں تقسیم کریں۔ اگر کوئی سکھا کر محفوظ کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے بہتر ہے کہ ایک حصہ غرباء میں تقسیم کریں ایک اپنے لئے رکھیں اور ایک رشتہ داروں اور دوست احباب کو بھجوا دیں۔

قربانی کی کھال کو بیچ کر اس کی قیمت اپنی ذات پر خرچ نہیں کی جا سکتی یہ رقم مرکز میں ارسال کر دینی چاہیئے۔

تاریخِ احمدیت پندرھویں جلد گیارہ نایاب تصاویر اعلیٰ کاغذ معیاری طباعت تقریباً چھ صد صفحات قیمت اٹھارہ روپے، ملنے کا پتہ:- ادارۃ المصنفین، ربوہ

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنات اماء اللہ سے درخواست ہے کہ جب وہ شعبہ تنظیم وصیت کی ماہانہ رپورٹ بھجوائیں تو یہ ضرور تحریر کریں کہ ان کی نائب صدر موصیات کون ہیں نیز کتنی موصیات قرآن مجید ناظرہ یا باترجمہ پڑھ رہی ہیں۔ سوائے ضعیف خواتین کے باقی سب موصیات کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک کے مطابق قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے۔ جن لجنات میں ابھی تک نائب صدر موصیات کا انتخاب نہیں ہوا وہ جلد انتخاب کروا کر اطلاع دیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

۳ر دسمبر کے الفضل میں جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے اس میں خطبہ کی تاریخ "۱۴ر نبوت ۱۳۵۴ ہش مطابق ۱۴ر نومبر ۱۹۷۵ء" کی بجائے غلطی سے "۲۸ر نبوت ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۸ر نومبر ۱۹۷۵ء" شائع ہوگئی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ ۲۱ر نومبر بوقت ۱½ بجے شام وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحومہ سیڑھیوں سے گر گئی تھیں اور تیسرے دن ان کی وفات واقع ہوگئی۔ تین بیٹے یادگار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرمائے۔ خصوصاً میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالرشید نے اس صدمہ کو بہت محسوس کیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار

محمد عمر (سندھی) مربی سلسلہ احمدیہ لاڑکانہ

احباب محتاط رہیں

اصلی قاعدہ یسرنا القرآن کا ٹائیٹل زرد رنگ کا ہے اور سن رائز آرٹ پرنٹرز سے نہایت عمدہ چھپا ہوا ہے جبکہ جعلی قاعدہ کا ٹائیٹل سفید ہے، چھپوائی ناقص ہے اور استقلال پریس سے چھپوایا گیا ہے۔ احباب محتاط رہیں اور براہِ راست منگوائیں۔

تاجروں کے لئے خاص رعایت

مینجر مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

زیور کی خرید و فروخت

اور نئے ڈیزائنوں میں بنوانے کا اعلیٰ مرکز

محمود گولڈ سمتھ

چوہدری محمود احمد ولد چوہدری بشیر احمد

گولبازار ربوہ۔ فون ۶۸۱

گول بازار ربوہ میں

دو دکانیں نہایت باموقعہ جگہ پر (متصل نیشنل بینک) قابلِ فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب الکیمسٹ گولبازار ربوہ سے رابطہ قائم کریں۔

ساجد دواخانہ ربوہ کی مائیہ ناز ادویات

زیر نگرانی حکیم نذیر احمد صاحب ساجد پرنسپل طبیہ کالج ربوہ دواخانہ کی ادویہ انتہائی معیاری اور محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ آپ پورے بھروسے سے ان کا استعمال کرا سکتے ہیں۔

(فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیں)

مینجر ساجد دواخانہ ربوہ

(بالمقابل دفتر انصار اللہ مرکزیہ)

رسالہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔

سالانہ چندہ -/۵ روپے

(مینجنگ ایڈیٹر)

زد جام عشق

اعصاب کو طاقت دینے اور تمام جسمانی کمزوری کو دور کرنے کے لیے مفید ہے مکمل کورس -/۲۵ روپے

المنار دواخانہ۔ ربوہ

خالص ہومیوپیتھک ادویات تھوک و پرچون خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

کستوری - زعفران - عنبر - مروارید جیسے قیمتی اجزاء سے تیار شدہ ادویات کا مرکز

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

ایکو الیکٹرک موٹرز

½ تا ۱۵ ہارس پاور — تھری فیسز

امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے قیمت مناسب — ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں!

ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ۔ گوجرانوالہ۔ فون ۶۱۶۵

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر، عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ۔ فون ۵۵۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لیئے کورس -/۲۰ روپے نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لیئے کورس -/۳۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah